Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۲۱ر شوال ۱۳۹۳ھ ۱۷ر نبوت ۱۳۵۲ہش ۱۷ر نومبر ۱۹۷۳ء	نمبر ۲۶۱

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۱۶ر نبوت - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی اور تمام دینی مہمات میں غیر معمولی کامیابی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ - ۱۶ر نبوت - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ الحمد للہ

احباب سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دُعا ہے۔

حتّی الوسع تمام احباب کو جلسہ سالانہ میں ضرور شامل ہونا چاہیئے

میری دُعا ہے کہ اِس جلسہ میں شامل ہونے والوں کو اللہ تعالےٰ اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تاکیدی ارشادات

جلسہ سالانہ پر آنے کی تاکید

"لازم ہے کہ اِس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لاویں جو زادِ راہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں اور اللہ اور اُسکے رسولؐ کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ ہرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی محنت اور صعوبت ضائع نہیں جاتی۔ اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اِس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں۔ یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے۔ اِس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اِس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اُس قادر کا فعل ہے۔ جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔"

جلسہ سالانہ کی غرض

۱۔ "اِس جلسہ کی بڑی غرض یہ بھی ہے کہ تا ہر ایک مخلص کو بالمواجہ دینی فائدہ اُٹھانے کا موقعہ ملے اور اُنکے معلوماتِ دینی وسیع ہوں اور معرفت ترقی پذیر ہو۔"

۲۔ "صرف طلب علم اور مشورہ امداد اسلام اور ملاقاتِ اخوان کے لئے یہ جلسہ تجویز کیا ہے۔"

۳۔ "ماسوا اِس کے اِس جلسہ میں یہ ضروریات میں سے ہے کہ یورپ اور امریکہ کی دینی ہمدردی کے لئے تدابیر حسنہ پیش کی جائیں۔ کیونکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ یورپ اور امریکہ کے سفید لوگ اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔"

۴۔ "اِس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سُنانے کا شغل رہیگا جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کیلئے ضروری ہیں۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

جلسہ سالانہ میں شامل ہونے والوں کے لئے دُعا

"مَیں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اِس للّٰہی جلسہ کیلئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ اُنکے ساتھ ہو اور اُنکو اجرِ عظیم بخشے اور اُنپر رحم کرے اور اُنکی مشکلات اور اضطراب کے حالات اُن پر آسان کردے اور اُنکے ہمّ و غم دُور فرمائے اور اُنکو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور اُنکی مُرادات کی راہ اُنپر کھولدے اور روزِ آخرت میں اپنے اُن بندوں کے ساتھ اُنکو اُٹھاوے جنپر اُس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر اُنکے بعد اُنکا خلیفہ ہو۔ اے خُدا، اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکلکُشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ...... روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما کہ ہر ایک قُوّت و طاقت تجھ ہی کو ہے۔"

(اشتہار ۷ر دسمبر ۱۸۹۲ء)

پبلشر: مسعود احمد - پرنٹر: سید عبد الحی - مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت: دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۱۷ نبوت ۱۳۵۲ھ

محفوظیتِ تامہ کے متعلق قرآن کا خود اپنا دعویٰ

قرآن مجید نے اپنے کامل کتاب ہونے کی حیثیت میں محفوظیتِ تامہ کے حامل ہونے کا خود دعویٰ کیا ہے اور کیا بھی ہے شروع ہی میں۔ چنانچہ فرماتا ہے:-

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (البقرہ آیت ۳)

یہی کامل کتاب ہے اِس (امر) میں کوئی شک نہیں۔

یہاں اللہ تعالیٰ نے قرآن کو صرف کتاب نہیں بلکہ الکتاب قرار دیا ہے۔ کتاب سے پہلے ال کی تخصیص اِس کے کامل ہونے پر دلالت کرتی ہے۔ اِس لحاظ سے ذٰلِكَ الْكِتَابُ کے الفاظ کے معنے یہ ہیں کہ یہی ایک کامل یعنی تمام خوبیوں کی جامع کتاب ہے۔ اور چونکہ بقاء ہمیشہ اصلح کے لئے ہے اِس لئے کسی چیز کا کامل ہونا ساتھ ہی اس کی بقاء پر بھی دلالت کرتا ہے۔ اِس اعتبار سے ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ سے مراد یہ ہے کہ یہی ایک کامل اور باقی رہنے والی کتاب ہے۔ نیز یہ کہ اِس کے کامل اور محفوظ کتاب ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ سو شروع میں ہی اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا ہے کہ یہ کتاب کامل شریعت ہونے کی وجہ سے اپنی اِس شکل میں ہمیشہ قائم رہے گی۔ اِس کا ایک شعشہ اور نقطہ بھی تبدیل نہیں ہوگا۔ یہ قیامت تک ہر قسم کی تحریف اور تغییر و تبدیل سے پاک رہتے ہوئے اسی طرح چلتی اور متقیوں کو ہدایت دیتی چلی جائے گی۔ کوئی وقت اور زمانہ ایسا نہیں آئیگا کہ جب اس کا کوئی قلیل سے قلیل حصہ حتّٰی کہ کوئی حرف یا نقطہ اور شعشہ بھی منسوخ یا تبدیل ہو سکے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"لَا رَيْبَ فِيْهِ کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ قرآن کریم کے محفوظ ہونے میں کوئی شک نہیں اور ذٰلِكَ الْكِتَابُ کے بعد یہ الفاظ اِس مضمون پر دلالت کرتے ہیں کہ اِس کتاب کے بعد کوئی اَور کتاب نازل نہ ہوگی اور یہ دُنیا کے لئے آخری ہدایت نامہ ہے۔ کیونکہ جیسا کہ بتایا جا چکا ہے ذٰلِكَ الْكِتَابُ کا ایک مفہوم یہ ہے کہ یہ کامل کتاب ہے اور تمام ضروریات کے پُورا کرنے کا سامان اِس میں موجود ہے۔ اِس قسم کی کتاب کے بعد دوسری کتاب اسی صُورت میں نازل ہو سکتی ہے جب وہ محفوظ نہ رہے کیونکہ نئے قانون کی دو ہی صُورتوں میں ضرورت ہوتی ہے۔ یا تو اُس وقت جبکہ پہلا قانون ناقص ہو، اور کسی وقت جا کر لوگوں کی ضروریات کے پُورا کرنے سے قاصر ہو جائے۔ یا پھر اِس صورت میں کہ پہلا قانون دُنیا سے کلّی طور پر یا جُزوی طور پر مفقود ہو جائے اور اُسے دوبارہ تازہ کرنے کی ضرورت ہو۔ سو ذٰلِكَ الْكِتَابُ کے بعد لَا رَيْبَ فِيْهِ فرما کر یہ بتایا کہ یہ کامل کتاب ہمیشہ زمانہ کی دست بُرد سے محفوظ رہے گی اور کوئی زمانہ ایسا نہ آئے گا کہ اس کے بارہ میں یہ شک کیا جا سکے کہ آیا اس کے الفاظ وہی ہیں جو کسی وقت میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوئے تھے یا ان میں کوئی تغیّر تبدل ہو گیا ہے؟ اور چونکہ ایسا زمانہ اس پر کوئی نہ آئے گا، یہ کتاب منسوخ نہ ہوگی اور آئندہ سب زمانوں میں اسی کے مطابق لوگوں کو رُوحانی زندگی بسر کرنی پڑے گی۔ یہ مفہوم بھی قرآن کریم کی ایک زبردست خوبی پر دلالت کرتا ہے اور آج بھی جبکہ قرآن کریم کے نزول پر تیرہ سو سال سے زائد عرصہ گذر چکا ہے دوست تو الگ رہے دشمن بھی اس کے محفوظ ہونے کی شہادت دیتے ہیں اور قرآن کریم اندرونی اور بیرونی شواہد بھی ایسے رکھتا ہے جو اس کے محفوظ ہونے پر گواہ ہیں۔" (تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل صفحہ ۸۷، ۸۸ مطبوعہ ۱۹۴۸ء)

محفوظیتِ تامہ سے متعلق قرآن مجید کے خود اپنے دعوے اور چودہ سو سال کے طویل زمانہ پر پھیلی ہوئی اس کی عملی تصدیق (جو دوست اور دشمن سب کے نزدیک مسلّم ہے) کے بعد کوئی مسلمان کیسے جرأت کر سکتا ہے کہ وہ بشری سہو و نسیان کو آڑ بنا کر "قرآن میں تحریف" کا غلغلہ بلند کرے۔ اگر کوئی کرتا ہے تو یہ اُس کی نادانی ہے۔ قرآن خود اپنے متعلق یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مَیں غیر محرّف و مبدل اور قیامت تک محفوظ رہنے والی کتاب ہوں، پھر قرآن کو نازل کرنے والا خدائے قادر و عزیز کہتا ہے کہ ہم نے ہی اسے نازل کیا ہے اور ہم اِس کی حفاظت کرتے چلے جائیں گے، چودہ سو سال سے ہر دن یہ گواہی دیتا چلا آرہا ہے کہ صادق الوعد خدا اپنے اِس وعدے کو پُورا کرتا چلا آرہا ہے۔ دوست اور دشمن گواہی دیتے چلے آرہے ہیں کہ رُوئے زمین پر یہی ایک کتاب ہے جو زمانہ کی دست بُرد سے محفوظ اور اپنی اصلی شکل میں قائم ہے —— ایسی صورت میں قرآن میں تحریف کا سوال ہی کب اور کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ اب جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن میں فلاں نے تحریف کردی اور فلاں نے تحریف کردی وہ قرآن کے دعوے، خدا تعالیٰ کے وعدے اور زمانہ کی عملی تصدیق اور گواہی کو رَدّ کرنے والے قرار پائے بغیر نہیں رہتے۔ خدا تعالیٰ انہیں اِس ظلم کے ارتکاب سے باز رہنے کی توفیق عطا کرے ورنہ یہ ظلم ایسا ہے جو دِل پر لرزہ اور کپکپی طاری کرنے والا ہے۔ اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ! اَلْعِيَاذُ بِاللّٰهِ!

سرِ تسلیم بڑھ کر خم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے

یہ بارِ دِل اگر کچھ کم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے
صدا دَر پر ترے پیہم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے

دلِ ناپختہ پر افکارِ مغرب کی فسوں کاری
یہ نظّارا بہ چشمِ نم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے

مسلسل دیکھ کر دینِ خدا پر کُفر کی یورش!
بلند اسلام کا پرچم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے

تھی جس دستور پر خود نوحہ زن انساں کی مجبوری
وہ دستورِ جہاں برہم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے

گذشتہ زندگی تھی غفلتوں کا ایک سرمایہ
گذشتہ زندگی کا غم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے

فروزاں آتشِ دل اور نمی اشکِ محبّت کی
بہم یہ شعلہ و شبنم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے

کشش کیا بے محابا تھی مسیحؑ پاک کی آخر
سرِ تسلیم بڑھ کر خم نہ کرتے ہم تو کیا کرتے!

(عبدالسلام اختر ایم۔اے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریف قرآن کا جھوٹا پراپیگنڈا

مکرم مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ

روزنامہ نوائے وقت مورخہ ۲۵ اور ۳۱ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ایک مخصوص دینی اور سیاسی جماعت کی طرف سے مزعومہ تحریف شدہ قرآن کریم کے نسخوں پر احتجاج کے سلسلہ میں دو ایڈیٹوریل شائع ہوئے ہیں جنہیں پڑھ کر افسوس بھی ہوا اور خوشی بھی۔ افسوس تو اس وجہ سے کہ یہ بے بنیاد پروپیگنڈا انہی لوگوں نے کیا ہے جنہوں نے قیام پاکستان کی شدید مخالفت کی تھی اور پاکستان بن جانے کے بعد اپنی سیاسی محاذ پر شکست تسلیم کرنے کے باوجود ہر آن مذہب کے نام پر نئے سے نیا فتنہ کھڑا کر کے مسلمانوں میں بدستور انتشار پیدا کر کے پاکستان کو کمزور اور ختم کرنے کے درپے ہیں اس بناء پر قائد اعظم نے انہیں منہ تک نہ لگایا۔ اور خوشی اس وجہ سے کہ مدیر نوائے وقت نے ان کو صحیح مشورہ دیا کہ اگر واقعی ایسا محرف قرآن شائع کیا گیا ہے تو اسے حکومت کے سامنے پیش کر کے مناسب کارروائی کروائیں اور اگر ایسا نہیں بلکہ یہ محض پروپیگنڈا ہے تو اسے بند کر دینا چاہئے۔ مدیر صاحب کا یہ ملکی سالمیت، استحکام اور اتحاد بین المسلمین کے لئے ایک نہایت ضروری اور مفید مشورہ ہے۔ خود قرآن کریم نے بھی آج سے چودہ سو سال پہلے ہمیں یہ نصیحت کی ہے کہ جب کوئی خبر تمہارے پاس پہنچے تو اس کی پوری تحقیق کر لو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ کسی انسان کے جھوٹا ہونے کے متعلق یہ کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بلا تحقیق آگے بیان کر دے۔ خدا معلوم ان سنہری ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق اس مخصوص جماعت کو کب ملے گی۔

بلوچستان ہو یا پنجاب کہیں بھی قرآن کریم کے تحریف شدہ نسخوں کی اشاعت اور تقسیم کا کوئی مسلمان تصور بھی نہیں کر سکتا۔ پاکستان اور اسلامی ممالک تو الگ رہے دنیا بھر میں چاہے کوئی عیسائی سلطنت ہی کیوں نہ ہو کسی "ماں جائے" یہ جرأت نہ کبھی پہلے چودہ سو سال کے عرصہ میں ہوئی اور نہ آئندہ کسی کو ہو سکتی ہے کہ وہ قرآن کریم میں لفظی تحریف کر کے اسے شائع کرے اور پھر اسے مسلمانوں میں فروخت یا تقسیم کرے۔ دنیا کی تمام مذہبی کتابوں جیسے وید، ژند اوستا، بائیبل وغیرہ میں سے صرف قرآن کریم ہی وہ مقدس کتاب ہے جسے چودہ سو سال گذرنے کے باوجود تغیر و تبدل ترمیم و اضافہ اور تحریف سے کلیۃً محفوظ ہونے کا شرف اور فخر حاصل ہے جس کا اقرار ولیم میور اور نولڈکے جیسے متعصب مستشرقین کو بھی ہے۔ قرآن کریم کا ایک طویل عرصہ گذرنے کے باوجود ہر قسم کے تغیر و تبدل اور تحریف سے محفوظ چلا آنا قرآن کریم کی صداقت، عظمت و فضیلت اور اس کے منجانب اللہ ہونے کا ایک عظیم نشان اور معجزہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی حفاظت کی ذمہ داری انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون کہہ کر خود قبول کی ہے اسی بناء پر قرآن کریم اگر کسی ہندو یا عیسائی پریس میں بھی چھپے تو کسی عیسائی اور ہندو وغیر مسلم کو بھی تحریف قرآن کی جرأت نہیں ہو سکتی کیونکہ اسے بھی یہ خوب معلوم ہے کہ اگر وہ قرآن کریم میں تحریف کر کے اسے شائع کرے گا تو وہ نہ صرف خدا تعالیٰ سے جنگ قبول کرے گا بلکہ خدا تعالیٰ کی پیاری مخلوق کروڑوں جانثار مسلمانوں کی بھی ناراضگی مول لے گا اور کوئی مسلمان ایسے تحریف شدہ قرآن کریم کو خریدنے اور لینے کے لئے تیار نہ ہوگا

بلوچستان میں ایک مخصوص دینی و سیاسی جماعت نے تحریف قرآن کا جو جھوٹا پراپیگنڈا کیا تھا اس کی حقیقت تو اسی وقت جناب اکبر بگٹی صاحب گورنر بلوچستان نے ان الفاظ میں بیان کر دی تھی:

"اب تک جو معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کے مطابق قرآن کریم میں کسی قسم کی تبدیلی نہیں کی گئی اور نہ ہی اس کی کوئی جرأت کر سکتا ہے البتہ یہ ممکن ہے کہ کسی فرقہ یا مکتبہ فکر نے اپنے نقطہ نگاہ سے اس کا ترجمہ مختلف کیا ہو۔ خود مسلمانوں کے ممتاز علماء نے اپنے اپنے نقطہ نظر سے قرآن پاک کے ترجمے ایک دوسرے سے مختلف کئے ہیں جیسے مولانا ابو الکلام آزاد، مولانا عبد الحق محدث دہلوی اور مولانا مودودی نے قرآن پاک کے تراجم اپنی اپنی فہم اور علمی اور تحقیقی بصارت کے مطابق کئے ہیں اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ان لوگوں نے سرے سے قرآن پاک کو ہی تبدیل کر دیا ہے جو شخص مسلمان کہلاتا ہے وہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔"

(روزنامہ مشرق کوئٹہ ۲۹ جولائی ۱۹۷۳ء)

گورنر بلوچستان کے اس واضح اعلان کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ یہ مخصوص جماعت تحریف قرآن کے جھوٹے پروپیگنڈا کو ترک کر دیتی مگر اس نے اپنا پرانا مشغلہ پنجاب میں بھی شروع کر دیا ہے۔ اس مخصوص جماعت کو پاکستان کے لوگوں پر شدید سیلاب کی تباہ کاریوں کے بعد تو رحم کرنا چاہیئے تھا۔ پھر آجکل عالم اسلام عموماً اور پاکستان خصوصاً جن نازک حالات سے دوچار ہے۔ ان میں تو کم از کم اس شکست خوردہ جماعت کو تحریف قرآن جیسے سراسر جھوٹے فتنہ کو اٹھاتے وقت کچھ شرم محسوس کرنی چاہیئے تھی یہ لوگ خود کو عوام اور سواد اعظم کا ترجمان قرار دیتے ہیں کاش یہ لوگ دوسروں پر تحریف قرآن جیسا گھناؤنا الزام لگانے سے قبل خود اپنے گریبان میں بھی منہ ڈال کر قرآن کریم کے متعلق اپنے عقائد و نظریات اور تراجم کو تو دیکھ لیتے قرآن کریم کے لفظی تحریف کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی مسلمان فرقہ لفظی تحریف کا مرتکب ہے۔ اور اگر معنوی اختلاف عقائد و نظریات اور تراجم کے اختلاف سے کسی پر تحریف قرآن کا الزام لگایا جانا درست ہے تو سب سے زیادہ خود اسی مخصوص جماعت پر یہ الزام عائد ہو سکتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم کے بارے میں ان لوگوں کے نظریات اور عقائد اور تراجم قرآن کریم کے ارفع شان اور حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے افضل مقام سے قطعی مطابقت نہیں رکھتے بلکہ ان کے نظریات و تراجم فطرت صحیحہ اور قرآن کریم کے افضل مقام کے صریح مخالف ہیں جن کا اندازہ خود قارئین کرام بخوبی کر سکتے ہیں چنانچہ قرآن کریم سے متعلق ان لوگوں کے نظریات و عقائد اور تراجم میں سے چند ایک مثالیں اختصار سے پیش کی جاتی ہیں:

۱۔ ان لوگوں کے نزدیک قرآن کریم کی متعدد آیات باہم متضاد اور مختلف ہیں حالانکہ خود قرآن کی آیت لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کے مطابق قرآن کریم کی آیات کے باہم مختلف و متضاد ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۲۔ ان لوگوں کے نزدیک قرآن کریم کی باہم متضاد و مختلف آیات کا حل یہ ہے کہ جو آیت پہلے نازل ہوئی وہ منسوخ ہے اور جو بعد میں نازل ہوئی وہ ناسخ ہے اس اصل اور حل کے مطابق ان لوگوں کے نزدیک بیسیوں آیات منسوخ ہیں، اور بعض لوگ تو سینکڑوں آیات کو منسوخ سمجھتے ہیں۔ قرآن کریم کی دائمی شریعت میں بیسیوں آیات کا باہمی اختلاف!!! اور اس بناء پر بیسیوں آیات کا منسوخ ہونا!!! ایسے عقیدے کو قرآن اور فطرت صحیحہ دور سے دھکے دیتی ہے۔

۳۔ یہ لوگ قرآن کریم کی موجودہ ترتیب میں تقدیم اور تاخیر کے قائل ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے مطابق آیت کے کسی حصہ کو جسے خدا تعالیٰ نے پہلے رکھا ہے اسے بعد میں کر دیتے ہیں اور جو حصہ خدا تعالیٰ نے موجودہ ترتیب میں بعد میں رکھا ہے اسے یہ لوگ پہلے کر دیتے ہیں تاکہ ان کا عقیدہ درست قرار پائے چنانچہ آیت انی متوفیک ورافعک میں یہ لوگ رافعک کو پہلے قرار دیتے ہیں اور متوفیک کو بعد میں تاکہ ان کا حیات مسیح کا عقیدہ اس تقدیم و تاخیر سے درست رہے حالانکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایسا کرنا خدا تعالیٰ کے کلام میں ایک لحاظ سے تغیر و تبدل اور تحریف کرنا ہے جس کا وہ دوسروں پر الزام لگاتے ہیں اور خود اس کے مرتکب ہوتے ہیں تقدیم و تاخیر کے عقیدہ سے تو نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی ذات پر اعتراض پیدا ہوتا ہے گویا خدا تعالیٰ کو غلطی لگی اور اس نے آیت کی ترتیب درست نہیں رکھی اور یہ علماء آیت کریمہ کی صحیح ترتیب قائم کر رہے ہیں۔

۴۔ ان لوگوں کی تفاسیر میں قرآن کریم میں مذکور انبیاء، حضرت داؤدؑ، حضرت سلیمانؑ، حضرت لوطؑ، حضرت یوسفؑ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ، حضرت ابراہیمؑ، حضرت ایوبؑ، حضرت آدم علیہم السلام حتیٰ کہ سردارِ پاکاں سید الاولین والآخرین کی ذات بابرکات کے خلاف ناپاک الزامات اور باتیں بیان کی گئی ہیں (العیاذ باللہ) بحوالہ تفسیر جلالین، معالم التنزیل، اکلیل، جامع البیان، ابن کثیر وغیرہ۔

۵۔ ان لوگوں کے نزدیک قرآن کریم کی آیات اور سورتوں میں باہمی ربط اور ترتیب نہیں۔

۶۔ شیعوں کے نزدیک قرآن کریم کے بعض حصے چھپنے سے رہ گئے۔ حنفیوں کے نزدیک آیت رجم نازل تو ہوئی تھی جس پر عمل کیا جائے گا۔ مگر وہ آیت قرآن میں درج نہیں۔

۷۔ ان لوگوں کے نزدیک قرآن کریم کے معارف و حقائق کے بیان کرنے کا سلسلہ پچھلے زمانہ کے مفسرین پر ختم ہو گیا ہے۔ حالانکہ آج جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث و نافلہ موعود ایدہ اللہ الودود نے مورخہ ۲ر نومبر کے خطبہ جمعہ میں فرمایا ہے کہ پہلے سے زیادہ قرآنی حقائق و معارف و دقائق کی ضرورت ہے کیونکہ زمانے کے بدلتے ہوئے حالات میں نئے نئے مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ نئے نئے علوم اور انکشافات پر مخالفین کی طرف سے نئے نئے اعتراضات پیدا ہو رہے ہیں۔ جن کے حل اور جواب کے لئے نئے حقائق و معارف کی ضرورت ہے۔ قرآن کریم جہاں کتاب مبین ہے وہاں کتاب مکنون بھی ہے یعنی اس کے اسرار اور حقائق ایک سمندر کیا قرآنی آیت کے مطابق سات سمندروں سے بھی کہیں زیادہ ہیں جس قدر قرآن کریم کے پنہاں معارف ظاہر کئے جاتے اور نکالے جاتے ہیں اس سے کہیں زیادہ معارف و حقائق قرآن کریم میں موجود ہوتے ہیں۔ قرآن کریم سے نکالے ہوئے روحانی خزائن اور معارف کی ایسی مثال ہے جیسے ایک سوئی کو سمندر میں ڈبویا جائے جس قدر پانی اس سوئی پر لگے۔ یہی بات سائنسدانوں نے بھی دینی علوم و انکشافات کے بارے میں کہی ہے۔ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا قول ہے اور کارخانہ عالم اور صحیفہ فطرت خدا تعالیٰ کا فعل۔

کارخانہ عالم اور صحیفہ فطرت کے عجائب و غرائب جس طرح کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہوئے بلکہ جدید در جدید بڑھتے جاتے ہیں یہی حال صحف مطہرہ یعنی قرآن کریم کے حقائق و معارف کا بھی ہونا چاہیئے تا خدا تعالیٰ کے قول و فعل میں مطابقت اور یکسانیت ہو۔ قرآن کریم نے حقائق معارف کے ظہور کے سلسلہ کو کسی زمانہ تک محدود نہیں رکھا بلکہ آیت لا یمسّہ الا المطھرون کی رو سے پاک اور مطہر وجودوں کے ذریعہ تا قیامت حقائق و معارف کے ظاہر ہوتے رہنے کی خبر دی ہے۔ جو شخص یا ادارہ یہ سمجھتا ہے کہ اب قرآن کریم کے معارف و حقائق کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور وہ قرآن کریم کی آیات کا ایک ہی ترجمہ کر کے اسکے حقائق و معارف کو محدود کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ حقیقت میں قرآنی علم و عرفان سے غافل اور جاہل ہے۔ دیگر مذہبی کتابوں کے مقابل میں ایک اور صرف ایک قرآن کریم کو ہی یہ امتیاز اور شرف حاصل ہے کہ ہر زمانہ میں اسکے عجائبات اور معارف نئے سے نئے ظاہر ہوتے ہیں۔ اسی قرآنی شرف و امتیاز کی وجہ سے ایک وقت تھا کہ ہندوستان میں علماء کرام قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کے قائل نہ تھے۔ ان کے نزدیک قرآن کریم کا ترجمہ کرنا کوئی آسان کام نہ تھا کیونکہ ایک ایک لفظ کے کئی کئی معانی ہوتے ہیں اور وہ ڈرتے تھے کہ کہیں ایک ترجمہ کر کے قرآنی معارف کو محدود کرنے والے نہ ہوں۔ اس زمانہ میں حضرت ولی اللہ شاہ صاحب محدث دہلوی جرأت کر کے قرآن کریم کا ترجمہ فارسی میں تو کیا مگر آپ نے آئندہ کے لئے تراجم کا دروازہ بند نہیں کیا۔ مگر حیرت کی بات ہے کہ آجکل بعض علماء ظواہر قرآن کریم کا ایک ترجمہ کر کے آئندہ کے لئے تراجم کا دروازہ بند کر کے قرآنی حقائق و معارف کا سلسلہ بند کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم تو غیر محدود معارف و دقائق اپنے اندر رکھتا ہے اور اسکے عجائب کبھی ختم نہیں ہو سکتے۔ اور یہی قرآن کریم کا کھلا کھلا اعجاز ہے

(باقی)

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کی یک روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۷۳ء کو اتوار کے روز صبح ۹ بجے مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں منعقد ہوئی۔

زیر صدارت محترم صاحبزادہ

پہلا اجلاس زیر صدارت محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نو بجے صبح تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ تلاوت عہد اور نظم کے بعد محترم مولوی عبدالکریم صاحب شرما نے درس قرآن کریم دیا محترم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد نے حدیث کا درس دیا اور اس کے بعد مکرم محمد محمود اقبال صاحب نائب قائد خدام الاحمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نماز کے متعلق بعض ارشادات پڑھ کر سنائے۔

آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا قرآن کریم نے امت مسلمہ کو خیر امت قرار دیا ہے اور خیر امت کہلانے کے لئے ضروری ہے کہ وہ امت اور وہ قوم بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے وقف ہو۔ یہ خدمت صرف مشقت، مصیبت یا بیگار نہیں اسکے لئے بے لوث خدمت چاہیئے، اور خدمت، محبت کے ساتھ ہونی ضروری ہے۔ اگر محبت کے ساتھ خدمت نہیں کی جاتی، تو پھر یہ ریا اور خود غرضی ہوگی

آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ خدمت کے سلسلہ میں ہمیشہ یاد رکھو کہ خدمت کے نتیجہ میں ہی انس اور محبت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسکے لازمی نتیجے کے طور پر کچھ اور تقاضے بھی پیدا ہو جاتے ہیں اس کی مثال ایسی ہے کہ اگر کوئی ماں محبت کے نتیجے میں پیدا ہونے والے تقاضوں کو اس رنگ میں پورا کرے کہ بچہ بگڑ جائے تو وہ بڑی بدبخت ماں ہے۔ لیکن اگر ماں محبت کے تقاضوں کے پیش نظر اپنے بچے کو صحیح راستہ پر چلائے گی تو وہ بہترین ماں ہے اسی لئے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس کے تحت لوگوں کو بدیوں سے روکنا بہترین خدمت ہے

آپ نے کہا کہ سیلاب میں ہماری تمام تنظیموں نے بہت اچھا کام کیا ہے دنیا کو جو تکالیف پہنچتی ہیں انہیں محبت اور اخلاص اور خدمت سے ہی دور کیا جا سکتا ہے، اس سلسلہ میں بعض مشکلات بھی پیش آتی ہیں لیکن مومن کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا جاتا ہے۔ اور اسکے نتیجے کے طور پر آسمان سے ان کی امداد کے لئے فرشتے نازل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

دوسرے اجلاس کی صدارت محترم چوہدری نصیر احمد صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں تقریری مقابلے ہوئے منصفین میں مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد مکرم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد اور مکرم ملک عبداللطیف صاحب ستکوہی شامل تھے۔

تیسرا اجلاس محترم چوہدری اسداللہ خان صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور ۱۱ بجے قبل از دوپہر منعقد ہوا۔ سب سے پہلے مکرم مولوی بشیر الدین احمد صاحب نے وفات مسیح کے دلائل تدریس کے رنگ میں بیان فرمائے اور خدام کو یاد بھی کروائے۔

بعد ازاں محترم مولوی عبدالباسط صاحب شاہد نے "ختم نبوت" کے دلائل بیان کئے سب سے آخر میں محترم مولوی لطیف احمد صاحب شاہد مربی سلسلہ ضلع لاہور نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دلائل خدام کو رٹائے

تعلیمی اجلاس کے بعد تمام حاضرین کو مجلس کی طرف سے دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر باجماعت ادا کی گئی۔

کھانا اور نماز ظہر کے بعد اختتامی اجلاس محترم چوہدری حمیداللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ منعقد ہوا تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد نے "تاریخ احمدیت کا ایک ورق" کے عنوان پر تقریر فرمائی۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب شرما نے "مقام والدین" کا اہم مضمون نہایت احسن پیرایہ میں بیان فرمایا۔ شرما صاحب کے بعد صدر محترم نے ازراہ شفقت خدام اور اطفال میں انعامات تقسیم فرمائے اور اسکے بعد ایک مختصر لیکن نہایت جامع اور پُر اثر تقریر فرمائی۔

آخر میں صدر محترم نے خدام اور اطفال سے عہد دہرایا اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

سو فیصد ادائیگی کرنے والے مخلصین کی ایک اور فہرست

حضرت [illegible] خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں فرمایا کہ:-

"جن احباب کے ذمہ بقائے ہیں۔ وہ اپنے بقائے زیادہ سے زیادہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۳ء سے پہلے پہلے بہرحال ادا کر دیں۔"

حضور کے اسی ارشاد کے دوستوں تک پہنچتے ہی ادائیگیوں کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ جن مخلصین نے اپنے وعدے صد فی صد پورے کر دیے ہیں ان کی فہرستیں انشاء اللہ ساتھ ساتھ شائع ہوتی رہیں گی۔ یہ فہرست دعا اور ریکارڈ کی غرض سے شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کے اموال میں برکت دے (آمین) جن احباب کے ذمہ ابھی بقائے ہیں وہ جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار۔ ظہور احمد۔ سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

صف سوم

نمبر شمار	نام وعدہ کنندہ	وصولی رقم
۱۰۷۱	مکرم بشیر لطف الرحمٰن صاحب ناظم آباد شمالی۔ کراچی	۵۰۰/-
۱۰۷۲	مکرمہ اہلیہ صاحبہ ملک نذیر احمد صاحب لکھنوی ناظم آباد۔ کراچی	۵۰۰/-
۱۰۷۳	مکرم چوہدری اللہ رکھا صاحب چک نمبر ۱۶۶ مراد ضلع بہاولنگر	۵۰۰/-
۱۰۷۴	مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ایبٹ آباد	۵۰۰/-
۱۰۷۵	؍؍ چوہدری بشیر محمد صاحب واربرٹن ضلع شیخوپورہ	۵۰۰/-
۱۰۷۶	؍؍ محمد حنیف صاحب قمر ملتان شہر	۵۰۰/-
۱۰۷۷	؍؍ میاں بشیر احمد صاحب علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۰۷۸	؍؍ شیخ اقبال الدین صاحب جنرل مرچنٹ چوک بازار بہاولنگر	۵۰۰/-
۱۰۷۹	؍؍ شیخ فیروز الدین صاحب ڈھابان بازار۔ بہاولنگر	۵۰۰/-
۱۰۸۰	؍؍ حکیم محمد صدیق صاحب طب جدید دار الرحمت غربی۔ ربوہ	۵۰۰/-
۱۰۸۱	؍؍ ملک عبد السلام صاحب اعوان دار الصدر غربی۔ ربوہ	۵۰۰/-
۱۰۸۲	؍؍ شیخ مشتاق احمد صاحب شیخوپورہ	۵۰۰/-
۱۰۸۳	؍؍ چوہدری محمد عبد السمیع صاحب الکیمین۔ شیخوپورہ	۵۰۰/-
۱۰۸۴	؍؍ میاں عبد اللطیف صاحب۔ پشاور	۱۰۰۰/-
۱۰۸۵	؍؍ نیاز قطب احمد صاحب بٹ۔ پشاور	۵۰۰/-
۱۰۸۶	؍؍ میاں محمد فاضل صاحب سمرو چک نمبر ۲۱ دوہہ ضلع خیرپور	۵۰۰/-
۱۰۸۷	؍؍ چوہدری غلام قادر صاحب ؍؍	۵۰۰/-
۱۰۸۸	محترمہ اللہ دتی بی بی صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب ؍؍	۵۰۰/-
۱۰۸۹	مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب سمرو چک ۲۱ دوہہ	۵۰۰/-
۱۰۹۰	؍؍ چوہدری غفور احمد صاحب ؍؍	۵۰۰/-
۱۰۹۱	؍؍ چوہدری رسول بخش صاحب گوٹھ بشیر احمد ضلع نواب شاہ	۵۰۰/-
۱۰۹۲	؍؍ چوہدری بشیر احمد صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۵۰۰/-
۱۰۹۳	محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری مختار احمد صاحب خوشاب ضلع سرگودھا	۵۰۰/-
۱۰۹۴	[illegible] نواب شاہ	۵۰۳/-
۱۰۹۵	مکرم چوہدری عزیز الدین احمد صاحب مع اہل و عیال نواں شہر ملتان	۵۰۰/-
۱۰۹۶	؍؍ چوہدری عنایت اللہ صاحب کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ	۵۰۰/-
۱۰۹۷	جماعت احمدیہ مہدی آباد ضلع نواب شاہ	۶۳۵/-
۱۰۹۸	مکرم میاں نصیر احمد صاحب بیان رشید احمد صاحب حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۰۹۹	محترمہ امۃ الباسط صاحبہ بنت ملک سیف الرحمٰن صاحب مع بہن بھائی ربوہ	۵۰۰/-
۱۱۰۰	مکرم ملک غلام فرید صاحب ایڈیٹر تفسیر القرآن۔ ٹمپل روڈ۔ لاہور	۱۰۰۰/-
۱۱۰۱	؍؍ چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری۔ ربوہ	۵۰۰/-
۱۱۰۲	؍؍ بابو عبد الحلیم صاحب مع اہل و عیال جھنگ صدر	۵۰۰/-
۱۱۰۳	؍؍ میاں فیض محمد صاحب مع اہل و عیال جھنگ صدر	۵۰۰/-
۱۱۰۴	؍؍ مرزا غلام نبی صاحب مع اہلیہ صاحبہ سیالکوٹ شہر	۵۰۰/-
۱۱۰۵	؍؍ ارشد محمود صاحب گڈیال سیالکوٹ شہر	۵۰۰/-
۱۱۰۶	؍؍ حکیم مرزا محمد حیات صاحب سیالکوٹ شہر	۵۰۰/-
۱۱۰۷	؍؍ خواجہ محمد اسلم صاحب سیالکوٹ شہر	۵۰۰/-
۱۱۰۸	؍؍ ملک نعیم احمد صاحب [illegible] ساہیوال شہر	۵۱۰/-
۱۱۰۹	؍؍ ماسٹر عبد الحق صاحب مع اہل و عیال ساہیوال شہر	۵۰۰/-
۱۱۱۰	؍؍ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۱۱۱	؍؍ سعید احمد خان صاحب قائد خدام الاحمدیہ گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۱۱۲	؍؍ رانا رفیق احمد صاحب ڈویژنل فارسٹ آفیسر گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۱۱۳	؍؍ قاضی نذیر احمد صاحب آف لدھے والا۔ گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۱۱۴	؍؍ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۱۱۵	؍؍ میر محمد اسلم صاحب گوجرانوالہ شہر	۵۰۰/-
۱۱۱۶	؍؍ محمد اشفاق صاحب گوندل گوجرانوالہ شہر	۵۵۰/-
۱۱۱۷	؍؍ خواجہ منظور احمد صاحب باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ	۵۰۰/-
۱۱۱۸	؍؍ مرزا محمد الیاس بیگ صاحب ڈرگ روڈ۔ کراچی	۵۰۰/-
۱۱۱۹	؍؍ نصر اللہ بٹ صاحب لیاقت آباد۔ کراچی	۵۰۰/-
۱۱۲۰	؍؍ شریف صاحب ہاشمی دار الصدر شمالی۔ ربوہ	۵۰۰/-

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

اعلان نکاح

عزیز القدر نعیم احمد بشیر سلمہ اللہ تعالیٰ کا نکاح عزیزہ نجمہ شہناز صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ بنت جناب علیم خان صاحب یوسف زئی کے ساتھ بروز جمعۃ المبارک ۱۴ ستمبر کو احمدیہ ہال کراچی میں محترم جناب مولوی سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ نے پڑھا۔ الحمد للہ۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ نہ صرف یہ رشتہ بلکہ ان کی آنے والی نسلیں بھی شمع احمدیت کے نہ بجھنے والے پروانے اور تبلیغ احمدیت کے شیدائی ثابت ہوں اور جس مقصد کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا ہے اس کے پورا کرنے والوں میں شامل ہوں۔ (آمین)

(فیض محمد بشیر۔ کراچی)

پیور الف ٹانک
خالص اجزا سے تیار کردہ یہ ٹانک ہر جسم کی کمزوری دور کرتا۔ خوب بھوک لگاتا۔ کھایا پیا جزو بدن بناتا۔ بکثرت خون پیدا کرتا اور لگاتار استعمال سے جسم پر گوشت پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۴/- ڈاک سے ۵/-
شاہ محمد میڈیکل اسٹورز اینڈ ہسپتال رحمت بازار ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لیے
پاک ٹمبر ٹریڈرز
۲۵ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ لاہور
کو ہمیشہ یاد رکھیں! فون نمبر ۔ ۶۲۶۱۸

جدید ترین و دلکش ڈیزائنوں میں
سادہ و جڑاؤ زیورات
چاندی کے خوبصورت ٹی سیٹ و کافی سیٹ و دیگر ظروف کے لئے
فرحت علی جیولرز کمرشل بلڈنگ شاہراہ قائد اعظم لاہور
فون ۵۲۹۶۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علامہ سید محمد سلیمان صاحب ندوی اور تحریف قرآن؟

یا سہو قلم و کتابت؟

"سیرت النبیؐ" کے مشہور و ممتاز مؤلف و مؤرخ علامہ سید محمد سلیمان صاحب ندوی کی تحریرات میں بھی مندرجہ ذیل ایک آیت ہمیں ملتی ہے:۔

فانّ اللہ بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب

(ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور ۔ ۵ دسمبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۵)

مگر قرآن عظیم میں یہ لکھا ہے کہ:۔

فَاِنَّ اللّٰہَ یَاْتِیْ بِالشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ فَاْتِ بِھَا مِنَ الْمَغْرِبِ۔

(البقرہ آیت:۔ ۲۵۹)

محترمہ ڈاکٹر حلیمہ عبدالصمد صاحبہ کی وفات پر

مجلس تحریک جدید کی قرارداد تعزیت

مجلس تحریک جدید کا یہ غیر معمولی اجلاس (منعقدہ ۲ نومبر) اپنے رفیق کار مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب وکیل القانون کی جوان سال دختر محترمہ ڈاکٹر حلیمہ عبدالصمد صاحبہ کی وفات حسرت آیات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ جنہوں نے مورخہ ۲۳/۸ کو بوقت ۹½ بجے شام کراچی میں اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ اور اپنے غمزدہ ماں باپ۔ خاوند اور بہن بھائیوں کے علاوہ خورد سال دو بچوں کو سوگوار کر گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

مرحومہ دیندار۔ نیک خصلت اور جذبہ خدمت خلق سے سرشار ایک قابل ڈاکٹر تھیں ہزاروں انسان ان کی بے لوث خدمات سے بہرہ ور ہونے کے باعث اس صدمہ کو بری طرح محسوس کرتے ہیں کچھ عرصہ انہیں فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بھی کام کرنے کا موقعہ حاصل ہوا تھا۔ جس کے دوران ربوہ کی مستورات ان سے فائدہ حاصل کرتی رہیں۔ مرحومہ موصیہ اور پابند صوم و صلوٰۃ۔ نیک خاتون تھیں جس کے باعث انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہونے کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

مجلس اور کارکنان تحریک جدید دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرے اور ان کے بچوں کا خود کفیل و متکفل ہو۔ ان کے والدین۔ خاوند۔ بہن بھائیوں اور دیگر سوگوار متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اپنی رحمت خاص سے ان کے زخموں کو مندمل کرنے کا سامان مہیا فرمائے

(سیکرٹری مجلس تحریک جدید ۔ ربوہ)

سیرالیون کے ایک مخلص افریقن احمدی کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

سیرالیون (مغربی افریقہ) سے اطلاع ملی ہے کہ مکرم علی عباس کولیئر (COLLIER) دو دن کی مختصر علالت کے بعد ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۳ء بروز جمعرات وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ وفات کے وقت آپ کی عمر ساڑھے سال تھی۔ مرحوم سیرالیون کے اولین احمدیوں میں سے تھے سلسلہ کیلئے

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

"الفضل" کا خاص نمبر شائع ہوگا

حسب معمول اس دفعہ بھی جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر "الفضل" کا باتصویر سالانہ نمبر اہتمام کے ساتھ شائع ہوگا (انشاء اللہ العزیز) جماعت کے بزرگوں اور اہل قلم اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس نمبر کیلئے جلد سے جلد اپنے قیمتی مضامین تحریر فرما کر ارسال کریں مشتہرین بھی جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوا دیں۔ تاخیر سے موصول ہونے والے اشتہارات کیلئے ممکن ہے گنجائش نہ نکل سکے۔ (منیجر)

تحریک جدید کے سال نوئیں روح مسابقت کے ساتھ

مالی قربانیاں پیش کرنے والے مخلصین کی پہلی فہرست

۱ ۔	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا ۔ ربوہ	۱۳۰۰/۰۰ روپے
۲ ۔	محترمہ بیگم صاحبہ محترم میر داؤد احمد صاحب مرحوم ربوہ	۲۴۰/۰۰ "
۳ ۔	مکرم پیر معین الدین صاحب معہ اہل و عیال معہ پیر وحید احمد صاحب ربوہ	۳۵۷/۰۰ "
۴ ۔	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا ربوہ	۴۶۰/۰۰ "
۵ ۔	مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر	۱۶۷۰/۰۰ "
۶ ۔	مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب معہ اہل و عیال سیالکوٹ شہر	۱۵۰/۰۰ "
۷ ۔	مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال ربوہ	۹۵/۰۰ "
۸ ۔	محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بیگم پیر صلاح الدین صاحب اسلام آباد	۱۰۵/۰۰ "
۹ ۔	مکرم ملک محمد بوٹا صاحب ربوہ	۲۳/۰۰ "
۱۰ ۔	مکرم چوہدری ناور علی صاحب کارکن وکالت مالی	۲۴/۰۰ "
۱۱ ۔	" " علی اکبر صاحب ایم اے باب الابواب ربوہ	۳۱۷/۰۰ "
۱۲ ۔	" " احسان الرحمٰن صاحب باب الابواب ۔ ربوہ	۲۴/۰۰ "
۱۳ ۔	" " عطاء الرحمٰن صاحب ایم ۔ ایس سی حلقہ دارالذکر ۔ لاہور	۷۷/۰۰ "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

قربانی کرنے والے تھے۔ کئی سال سے جماعت احمدیہ کوری بونڈو کے پریذیڈنٹ تھے۔ کوری بانڈو میں جماعت کا قیام ۔ احمدیہ پرائمری سکول کا اجرا اور لیز شدہ زمین پر چار کمروں پر مشتمل پختہ اور شاندار عمارت مرحوم ہی کی کوششوں اور قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ مالی اور تبلیغی لحاظ سے ایک نمونہ تھے با اثر ، با رسوخ اور مخلص دوست تھے۔ احباب کرام مرحوم کی مغفرت اور مرحوم کی اہلیہ صاحبہ ۔ بچوں اور لواحقین کی حفاظت اور صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔

(وکالت تبشیر ۔ ربوہ)

ماہنامہ "تحریک جدید"

نومبر کا پرچہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے تمام خریداران کو مل چکا ہوگا۔ اگر کسی دوست کو پرچہ نہ ملے تو فوری طور پر اطلاع دیں تاکہ پرچہ دوبارہ ارسال کر دیا جائے۔

اگر پرچے کا چندہ آپ کی طرف واجب الادا ہو تو مہربانی کر کے ہم سے تعاون فرمائیں اور چندے کی تجدید کرائیں۔ پرچہ کا سالانہ چندہ صرف دو روپیہ ہے اگر آپ چار یا پانچ سال کا چندہ اکٹھا ہی ادا کر دیں تو آپ کو بھی سہولت رہے گی اور دفتر کو بھی۔

(مینجنگ ایڈیٹر ۔ ماہنامہ تحریک جدید ربوہ)

تقریب رخصتانہ

میری بیٹی عزیزہ مسرت خالدہ کی تقریب رخصتانہ ۹ نومبر بروز جمعہ ۔ تین بجے بعد دوپہر بیت الحفیظ محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ میں عمل میں آئی۔ تلاوت قرآن پاک اور نظم کے بعد محترم حاجی محمد فاضل صاحب نے دعا کرائی۔ اس تقریب میں بہت سے مقامی احباب اور بزرگان سلسلہ شامل ہوئے۔ میری لڑکی کی شادی عزیز مرزا محمود احمد صاحب بی کام نیو ٹریڈرز ریڈیو پاکستان حیدرآباد ابن مکرم مرزا مبارک احمد صاحب سے ہوئی ہے۔ دولہا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم مرزا محمود بیگ صاحب آف پٹی کا پوتا ہے اور دلہن حضور علیہ السلام کے صحابی محترم حاجی محمد فاضل صاحب کی پوتی ہے احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے بابرکت بنائے۔ (محمد اسلم تونا کی بیت الحفیظ دارالرحمت وسطی ۔ ربوہ)

رجسٹرڈ ایل : ۵۲۵۴